عوامی فلاح و بہبود پر مبنی سوراج کا انتظام

بتائیے تو بھلا!

- شیواجی مہاراج نے کن کن حکومتوں سے جنگ کی؟

شیواجی مہاراج نے عادل شاہی، مغل، پرتگالی اور جنجیرہ کے سدی جیسی ناانصافی کرنے والی طاقتوں کے ساتھ ایک طویل عرصے تک لڑائیاں لڑیں۔ اس لیے آزاد ہندوی سوراج قائم ہوا۔

اُمورِ حکومت بہتر طریقے سے انجام دیے جاسکیں اس لیے شیواجی مہاراج نے اُمورِ حکومت کی آٹھ شعبوں میں تقسیم کی۔ اسی کو شیواجی مہاراج کا اشٹ پردھان منڈل (مجلس وزرا) کہتے ہیں۔ ہر شعبے کے لیے ایک سربراہ مقرر کیا۔ اس طرح آٹھ وزراء کی ایک مجلس تشکیل پائی۔ اس مجلس کے توسط سے چلایا جانے والا سوراج کا انتظام صحیح معنوں میں عوام کی فلاح و بہبود پر مبنی حکومت کا انتظام تھا۔ ان آٹھ وزراء کی اور دیگر اہم افسران کی تقرری ان کی قابلیت اور استعداد دیکھ کر خود مہاراج کرتے تھے۔ مہاراج ان کے کاموں کی نگرانی کرتے تھے۔

کیا آپ کو معلوم ہے؟

غذا، لباس اور مکان جیسی بنیادی ضرورتیں عوام کی فلاحی حکومت میں پوری ہوتی ہیں۔ عورتوں کی عزّت کی جاتی ہے۔ عام رعایا اور کسانوں کے ساتھ فریب نہیں ہوتا۔ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوتی۔ رعایا کو جلد سے جلد انصاف ملتا ہے۔ زراعت اور پیشوں کی ترقی ہوتی ہے۔ عوامی فنون ترقی کرتے ہیں۔ عوام خوشحال زندگی بسر کرتے ہیں۔

چھترپتی شیواجی مہاراج کے قائم کردہ سوراج میں ان کے عوام خوشحال رہنے لگے۔ اس لیے مہاراشٹر کے لوگوں میں خوداعتمادی، عزّتِ نفس اور حبِ وطن دِکھائی دینے لگا۔

اشٹ پردھان منڈل (مجلسِ وزراء)

	وزیر کا نام	عہدہ	فرائض
۱۔	مورو ترمبک پنگلے	وزیرِ اعظم (پردھان)	حکومت کا کاروبار چلانا۔
۲۔	رام چندر نیل کنٹھ مجمدار	وزیرِ خزانہ (اماتیہ)	حکومت کے مالیہ کی نگرانی۔
۳۔	ہمبیر راؤ موہیتے	سپہ سالار (سیناپتی)	فوج کی قیادت کرنا۔
۴۔	موریشور پنڈت راؤ	وزیرِ اُمورِ مذہب (پنڈت راؤ)	مذہبی معاملات کی نگرانی۔
۵۔	نیراجی راؤجی	وزیرِ عدلیہ (نیائے دھیش)	عدل و انصاف کرنا۔
۶۔	انّاجی دتّو	معتمد، سکریٹری (سچیو)	فرمان جاری کرنا۔
۷۔	دتّاجی ترمبک واکنیس	وزیرِ انتظامیہ (منتری)	سرکاری خط و کتابت کا کام۔
۸۔	رام چندر ترمبک ڈبیر	وزیرِ خارجہ (سُمنت)	بیرونی ریاستوں سے تعلقات قائم رکھنا۔

شیواجی مہاراج کسانوں کو بیلوں کی جوڑیاں اور گھریلو ضروری سامان دیتے ہوئے

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

درسی کتاب میں دیے ہوئے 'حکم نامے میں ماحولیات کی حفاظت' کو جلی حرفوں میں لکھ کر جدول تیار کیجیے۔ اسے جماعت میں اجتماعی طور پر پڑھیے۔

ماحولیات کی حفاظت

قدرت کے پیدا کردہ تمام اجزا زمین، ہوا، بارش، دریا، سمندر، چشمے، جنگل، چھوٹے بڑے جاندار، پرندے، سورج کی روشنی، چاند کی روشنی وغیرہ سے ہی انسان کے آس پاس کا ماحول بنتا ہے۔ اسی کو 'قدرتی ماحولیات' کہتے ہیں۔ اس ماحولیات کا ضرورت کے مطابق استعمال کرنا انسان کے لیے بہتر ہوتا ہے۔

ماحولیات کے یہ اجزا ضائع نہ ہوں اس بات کا شیواجی مہاراج نے بطور خاص خیال رکھا تھا۔

اپنی سلطنت کے جنگلات کو لوگ تباہ و برباد نہ کریں اس بات پر بھی شیواجی مہاراج نے بڑی توجہ دی تھی مثلاً بحری بیڑے کے لیے درکار چھوٹی بڑی کشتیاں، جہاز، تختے اور مستول وغیرہ بنانے پڑتے تھے۔ ان کے لیے لکڑی کی ضرورت ہوتی تھی۔ اس ضمن میں شیواجی مہاراج نے کئی طرح کے احکامات صادر کیے تھے۔ ہمیں اس بات کا اندازہ اُن کے حکم نامے سے ہوتا ہے۔ انھوں نے حکم دے رکھا تھا کہ صرف ساگوان ہی کے درخت کاٹے جائیں۔ زیادہ ساگوان کی ضرورت ہو تو اسے غیر ملکوں سے خریدا جائے لیکن کسی بھی حالت میں آم، کٹھل وغیرہ کے درختوں کو نہ کاٹا جائے۔ یہ درخت ایک دو سال میں نہیں بڑھتے ہیں۔ رعایا ان درختوں کو اپنی اولاد کی طرح پروان چڑھاتی ہے۔ انھیں توڑ کر رعایا کو دکھ

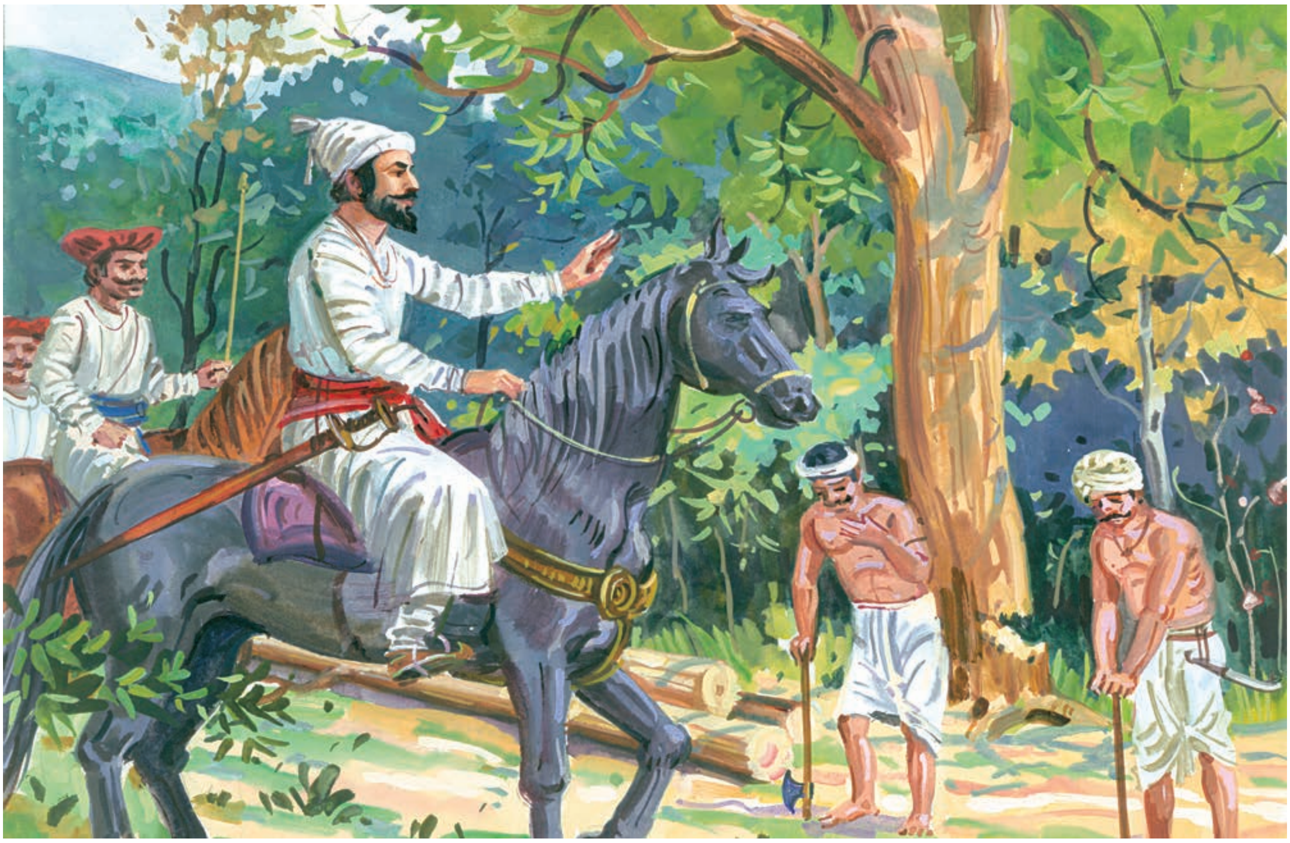

ماحولیات کا تحفّظ

نہ پہنچایا جائے۔ اگر کوئی درخت بالکل ہی ناکارہ اور کمزور ہو تو اس درخت کے مالک کو نقد رقم دے کر اسے مطمئن کرنے کے بعد ہی درخت کاٹا جائے۔

اسے ہمیشہ ذہن میں رکھیں۔

ماحولیات کے تحفظ کی اہمیت کو سمجھانے کے لیے اور ماحولیات کو تباہ و برباد ہونے سے بچانے کے لیے ہر سال ۵/جون کو 'عالمی یومِ ماحولیات' منایا جاتا ہے۔

پانی کا انتظام

شیواجی مہاراج نے سوراج کے ہر گاؤں میں چھوٹے بڑے بند باندھ کر لوگوں کو پینے کے لیے پانی مہیا کروایا تھا۔ اسی کے ساتھ ان بند سے نہریں نکال کر زراعت کے لیے پانی مہیا کروایا تھا۔ اس لیے سوراج میں زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ سوراج کی رعایا کو کبھی قحط کی شدت کا احساس نہیں ہوا۔ شیواجی مہاراج کے زمانے میں قلعوں میں بستی بسا کر آباد ہونے والی رعایا کی تعداد زیادہ ہوا کرتی تھی۔ وہاں پانی کا انتظام کرنے کے تعلق سے شیواجی مہاراج کو بڑی فکر ہوا کرتی تھی۔ قلعے کی تعمیر سے پہلے ہی اُس جگہ وافر مقدار میں پانی دستیاب ہوگا یا نہیں اس بات کا معائنہ کیا جاتا تھا۔ ایسی کسی جگہ اگر پانی نہ ہوتا تو بارش سے پہلے ہی وہاں تالاب کھدوائے جاتے اور پانی کی ٹنکیاں بنا کر ان میں بارش کے پانی کا ذخیرہ کیا جاتا تھا۔

یہ جمع شدہ پانی بڑی احتیاط سے استعمال کیا جاتا تھا۔ پانی کے اس انتظام کی وجہ سے قلعے میں رہنے والے لوگوں کو اور سوراج کے عوام کو قحط کے زمانے میں بھی پانی کی قلت محسوس نہیں ہوتی تھی۔

شیواجی مہاراج نے بند باندھ کر اور نہریں نکال کر زراعت اور پینے کے لیے پانی کا انتظام کیا

کیا آپ جانتے ہیں؟

- شیواجی مہاراج نے کسانوں کو مختلف سہولتیں مہیا کیں اور سوراج میں بنجر اور ویران زمینوں پر زراعت کروائی۔ محصول کی ادائیگی سے رعایا کو نجات دی۔ اس وجہ سے سوراج میں قحط کی صورت حال ختم ہوگئی اور سوراج میں ہر طرف خوشحالی کا دور دورا ہوگیا۔ کسان خوشحال ہوگئے۔ جن کے پیروں میں چپلیں تک نہیں تھیں انھیں بھی چپلیں میسر آئیں۔ جن کے بدن کپڑوں سے محروم تھے انھیں بھی کپڑے میسر آ گئے۔ اس سبب بنکروں کو کام ملا۔ ایسے حالات پیدا ہوئے کہ جن کے پاس رہنے کے لیے مکانات نہیں تھے انھوں نے مکانات تعمیر کروائے۔ اس لیے گھر تعمیر کرنے والے معماروں کو بڑھئی اور لوہاروں کو اور اینٹ بنانے والے کمھاروں کو کام کے مواقع ہاتھ آ گئے۔ اس طرح سوراج میں کسانوں کے ساتھ ساتھ دیگر کاریگر بھی سکھی اور خوشحال ہوگئے۔

بتایئے تو بھلا!

- پانی کا استعمال احتیاط سے کیوں کرنا چاہیے؟
- آپ کے گاؤں یا گردو پیش میں کون سا بند یا تالاب ہے؟
- پانی کے انتظام سے کیا مراد ہے؟
- پانی کے انتظام سے متعلق حکومت کے منصوبوں کے نام بتایئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- ریاست کو مستقل طور پر قحط سے نجات دلانے کے لیے حکومت نے 'جل یُکت شِوار' منصوبہ شروع کیا ہے۔

بحری تجارت اور دیگر تجارتی منڈیاں

سوراج کی حفاظت بہتر طریقے سے کرنے کے لیے سوراج کے قریبی سمندر پر اپنی حکومت ہونی چاہیے۔ اس مقصد

بتایئے تو بھلا!

- آپ کے گاؤں/آس پاس کی منڈیوں کے نام بتایئے۔
- اس بارے میں بھی معلومات دیجیے کہ اِن منڈیوں کا یہ نام کس وجہ سے پڑا۔

کے تحت شیواجی مہاراج نے اپنا الگ بحری بیڑہ قائم کیا۔ انھوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ سوراج کی تجارت میں اضافہ کرنے کے لیے انھوں نے تجارتی اشیا کی حمل و نقل کے لیے مخصوص جہاز بنوائے۔ راجاپور جیسی تجارتی بندرگاہ کو ترقی دی۔ رائے گڑھ پر خاص منڈی قائم کی۔ پونہ کے قریب کھیڑ شیواپور کے مقام پر ایک الگ تجارتی منڈی شروع کی۔ بڑے دیہاتوں میں اور راستے پر واقع دیہاتوں میں تجارتی منڈیاں قائم کیں۔ ویرماتا جیجابائی کے حکم سے پونہ کے قریب پاشان گاؤں میں ایک نئی منڈی قائم کی گئی تھی۔ اس کا ذکر 'جیجاپور' کے طور پر کیا جاتا تھا۔ سوراج کی تجارت کی ترقی کے لیے شیواجی مہاراج نے بیرونی علاقوں سے آنے والی اشیا پر زیادہ محصول عائد کیا۔ پرتگالیوں کی حدوں سے آنے والے نمک پر انھوں نے زیادہ محصول عائد کیا۔ اس لیے اس نمک کی قیمت بڑھ گئی۔ اس کے برعکس سوراج میں بننے والے نمک کے محصول کو انھوں نے کم کیا۔ اس لیے سوراج میں بننے والا نمک کم داموں میں ملنے لگا۔ اس لحاظ سے سوراج میں نمک کی تجارت بڑھ گئی جس کی وجہ سے مقامی تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔

سوراج میں تجارت اور پیشوں کی ترقی کے لیے شیواجی مہاراج ہمیشہ کوشاں رہتے۔ تاجر رعایا کے ساتھ کسی قسم کا مکر و فریب نہ کریں اس بات پر وہ بذاتِ خود توجہ دیا کرتے تھے۔ کوکن میں ناریل اور سپاری کی تجارت میں مکر و فریب کیے جانے کا علم ہونے پر شیواجی مہاراج نے وہاں کے صوبیدار کی سرزنش کی۔

خواتین کی عزّت و احترام

شیواجی مہاراج نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ جنگ کے دوران دشمنوں کے فریق کی عورتوں اور بچوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچایا جائے بلکہ ان کے ساتھ عزت و احترام کا سلوک کیا جائے۔ انھوں نے کئی مرتبہ اپنے حسن سلوک کے ذریعے یہ مثال قائم کی کہ کس طرح خواتین کے ساتھ عزت سے پیش آنا چاہیے۔

کرناٹک میں بیل وڑی کے مقام پر ایک گڑھی (چھوٹے قلعے) کو فتح کرنے کے لیے مراٹھا فوج گئی تھی۔ اس گڑھی کی حفاظت کے لیے ملّا دیسائی نامی بہادر خاتون نے زبردست مقابلہ کیا۔ اس کی بہادری کی خبر شیواجی مہاراج کو ملی۔ تب انھوں نے ملّا کو اپنی چھوٹی بہن مانتے ہوئے اس کی گڑھی اور گاؤں بڑی عزّت و احترام کے ساتھ اسے لوٹا دیا اور اسے 'ساوتری' کے خطاب سے سرفراز کیا۔

صفائی سے متعلق احتیاطی تدابیر

شیواجی مہاراج کے دَور میں گھروں اور عوامی جگہوں کو زیادہ سے زیادہ صاف ستھرا رکھنے اور اس کے لیے طور طریقے اور منصوبے بروئے کار لائے جانے کی معلومات ہمیں حاصل ہوتی ہے۔ چوہے، بچھو، کیڑے اور چیونٹی جیسے جاندار گھروں میں داخل نہ ہوں اس لیے گھروں کے اطراف نیلگری کے درختوں کی باڑ بنانے اور دھواں کر کے صحت کے لیے مضر جراثیم کو مارنے کے شیواجی مہاراج کے صادر کیے ہوئے احکامات بھی دیکھنے ملتے ہیں۔ قلعے کے بازاروں میں، راستوں پر کوڑا کرکٹ دکھائی نہ دے اس بات کی تاکید بھی نظر آتی ہے۔

بیل وڑی کی ملّا دیسائی کی عزّت افزائی کرتے ہوئے شیواجی مہاراج

اتنی احتیاطی تدابیر برتنے کے باوجود اگر جگہ جگہ کوڑا پڑا دِکھائی دے تو اسے قلعے کے نیچے پھینکا نہ جائے بلکہ وہیں جلا دیا جائے اور اس سے حاصل ہونے والی راکھ کوٹوکریوں میں اُگائی جانے والی سبزیوں کے لیے بطور کھاد استعمال کیا جائے۔ اس طرح کی مختلف ہدایتیں جاری کرنے کا پتا چلتا ہے۔

شیواجی مہاراج نے قلعوں کی تعمیر، توپیں، گولہ بارود، بحری بیڑہ، ماحولیات کی حفاظت، پانی کا انتظام، بحری تجارت اور تجارتی منڈیاں، افراتفری پر روک، صفائی اور احتیاطی تدابیر سے متعلق جو انتظامات کیے تھے وہ آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں۔

ہندوی سوراج

ہندوی سوراج شیواجی مہاراج کا خواب تھا۔ ہندوی کا مطلب ہندوستان میں رہنے والے افراد خواہ وہ کسی بھی مذہب اور ذات کے ہوں۔ ان کی حکومت ہندوی سوراج ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

شیواجی مہاراج سنت سادھوؤں کی بہت عزت کرتے تھے۔ انھیں مندر عزیز تھے۔ انھوں نے مسجدوں کی بھی حفاظت کی۔ ان کے لیے بھگود گیتا قابل احترام تھی۔ انھوں نے قرآن شریف کی بھی تعظیم کی۔ عیسائیوں کی عبادت گاہوں کا بھی وہ لحاظ کرتے تھے۔ شیواجی مہاراج عالموں کی عزت کرتے تھے۔ پرمانند، گاگا بھٹ، ڈُھنڈی راج، بھوشن وغیرہ عالموں کو اُنھوں نے عزت بخشی۔ اسی طرح سنت تکارام، سمرتھ رام داس، بابا یاقوت، مونی بابا وغیرہ کی بھی بہت زیادہ قدردانی کی۔

مذہبی کشادہ دلی

شیواجی مہاراج کا مذہبی طرزِ عمل فراخ تھا۔ مہموں کے دوران شیواجی مہاراج نے مسجدوں کو نقصان نہیں پہنچایا۔

قرآن کا کوئی نسخہ ہاتھ آجاتا تو وہ اسے بڑے احترام کے ساتھ مسلمانوں کے سپرد کردیتے۔ کسی کے مسلمان ہونے سے وہ اس سے نفرت نہیں کرتے تھے۔ کوئی مذہب تبدیل کرتا لیکن اسے محسوس ہوتا کہ وہ پھر اپنے مذہب میں لوٹ آئے تو شیوا جی مہاراج اس سے کبھی ناراض نہیں ہوتے تھے۔ بجاجی نائیک نمبالکر شیوا جی مہاراج کے برادرِ نسبتی تھے۔ وہ عادل شاہ کے ملازم تھے۔ انھوں نے عادل شاہ کا مذہب قبول کرلیا تھا اور وہ بیجاپور میں رہنے لگے تھے۔ انھیں کسی بات کی کمی نہ تھی لیکن انھیں مذہب تبدیل کرنے کا افسوس تھا۔ اس لیے انھوں نے اپنے مذہب میں واپس آنے کا فیصلہ کیا۔ شیوا جی مہاراج نے انھیں اپنے مذہب میں واپس لے لیا۔ نیتا جی پالکر کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا تھا۔ نیتا جی پالکر کا مذہب تبدیل ہوا لیکن بعد میں انھیں اپنے پرانے مذہب میں لوٹ آنے کی خواہش ہوئی۔ تب شیوا جی مہاراج نے انھیں بھی اپنے مذہب میں واپس لے لیا۔

شیوا جی مہاراج کی شخصیت کے یادگار پہلو : تاریکی میں اپنی راہ تلاش کرنا، مصیبتوں سے نہ گھبراتے ہوئے ان پر قابو پا کر پیش قدمی جاری رکھنا، طاقتور دشمن کا معمولی قوت سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنی طاقت کو بڑھانا، اپنے ساتھیوں کی ہمت بڑھاتے ہوئے دشمنوں کو لگاتار چکمہ دے کر کامیابی حاصل کرنا یہ ساری خوبیاں شیوا جی مہاراج میں تھیں۔ ایک مثالی بیٹا، باخبر رہنما، باصلاحیت منتظم، عوامی فلاح و بہبود کے

شیوا جی مہاراج کی یادگار شبیہ

کام کرنے والا حکمراں، مدبر جنگجو، بروں کو انجام تک پہنچانے والا، شریفوں کا سہارا اور ایک نئے دَور کا بانی۔ شیواجی مہاراج کی شخصیت کے اس طرح کے بے شمار روشن پہلو ہیں۔ ان تمام پہلوؤں کو دیکھ کر بار بار محسوس ہوتا ہے -

’شیواجی مہاراج کی شخصیت کے پہلو یاد کیے جائیں۔
شیواجی مہاراج کی عظمت کو یاد کیا جائے۔
شیواجی مہاراج کے وفادار ساتھیوں کو یاد کیا جائے۔‘

5HNXFA

مشق

۱۔ بتائیے تو بھلا۔

(الف) آزاد ہندوی سوراج کا قیام عمل میں آیا۔

(ب) سوراج کی رعایا کو کبھی قحط کی شدت کا احساس نہیں ہوا۔

(ج) ملّمّا دیسائی کو شیواجی مہاراج کا دیا ہوا خطاب۔

۲۔ خالی جگہوں میں مناسب لفظ لکھ کر جدول مکمل کیجیے۔

۳۔ بحث کیجیے۔

کن باتوں سے پتا چلتا ہے کہ شیواجی مہاراج نے ماحولیات کے مختلف اجزا کو تباہ ہونے سے بچانے کا بطور خاص خیال رکھا۔ آپ ماحولیات کے تحفظ کے لیے کون سے اقدامات کر سکتے ہیں؟

۴۔ پڑھیے اور اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

’پانی کا انتظام‘ اس موضوع سے متعلق معلومات حاصل کر کے پڑھیے اور اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

	وزیر کا نام	عہدہ	فرائض
۱۔	مورو ترمبک پِنگلے	....	حکومت کا کاروبار چلانا۔
۲۔	....	وزیرِ خزانہ (اماتیہ)	حکومت کے مالیہ کی نگرانی۔
۳۔	ہمبیر راؤ موہیتے	سپہ سالار (سیناپتی)	....
۴۔	موریشور پنڈت راؤ	....	مذہبی معاملات کی نگرانی۔
۵۔	....	وزیرِ عدلیہ (نیائے دھیش)	....
۶۔	اناجی دتّو	....	....
۷۔	....	....	سرکاری خط و کتابت کا کام
۸۔	رام چندر ترمبک ڈبیر	وزیرِ خارجہ (سُمنت)	....

عملی کام:

(الف) اسکول کے صحن میں اپنی جماعت کی جانب سے بازار لگائیے۔ مختلف اشیا اور ان کی قیمتوں کی فہرست بنائیے۔ اس کام کو انجام دینے کے لیے اپنے گرد و پیش کے بازار کا معائنہ کیجیے۔

(ب) اپنے اسکول کے آس پاس آپ نے کون سے درخت لگائے ہیں؟ ان کی دیکھ بھال آپ کس طرح کرتے ہیں؟ اس کے بارے میں بتائیے۔

'حکم نامے' میں ماحولیات کی حفاظت

رام چندر پنت اماتیہ وزیر نے یہ 'حکم نامہ' لکھا۔ اس میں شیواجی مہاراج کے اصولوں کا عکس نمایاں ہے۔ ذیل کی عبارت سے شیواجی مہاراج کا ماحولیات کے متعلق نقطۂ نظر واضح ہوتا ہے۔

''بحری بیڑے کے تختوں، ستونوں اور مستول کے لیے بڑے لکڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنی ریاست میں جنگلوں میں ساگوان وغیرہ کے درخت ہیں۔ حضور کی خدمت میں تحریری عرض گذاشت کرکے اجازت حاصل کی جائے اور کام میں آنے والے درخت کاٹے جائیں۔ اس کے علاوہ بھی ضرورت ہوتو دوسرے ملک سے خریدے جائیں۔ حکومت میں پائے جانے والے آم، کٹھل وغیرہ کی لکڑی بھی بیڑے کے لیے مفید ہے لیکن انھیں مُطلق ہاتھ نہ لگانے دیا جائے۔ کیونکہ یہ درخت ایک دو برس میں پروان چڑھ جاتے ہیں ایسا قطعی نہیں۔ رعایا نے یہ درخت لگوا کر لوگوں کے فائدے کے لیے برسوں اپنی اولادوں کی طرح ان کی حفاظت کی ہے۔ وہ درخت کاٹنے کے بعد ان پر افسوس کیا معنی؟ دوسرے کو گزند پہنچا کر جو کام کرتا ہے اس کو ملنے والا فائدہ زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہتا۔ رعایا کی تکلیف کا الزام حاکم ہی کے سَر جاتا ہے۔ ان درختوں کی قلّت سے نقصان بھی ہوتا ہے۔ اس لیے ان درختوں کی کٹائی پر چاروں طرف پابندی عائد کردی جائے۔ اگر کوئی درخت بالکل ہی ناکارہ اور کھوکھلا ہوگیا ہوتو اس کے مالک کی اجازت حاصل کرکے اور اس کی قیمت ادا کرکے اسے توڑا جائے۔....''

قلعہ راج گڑھ

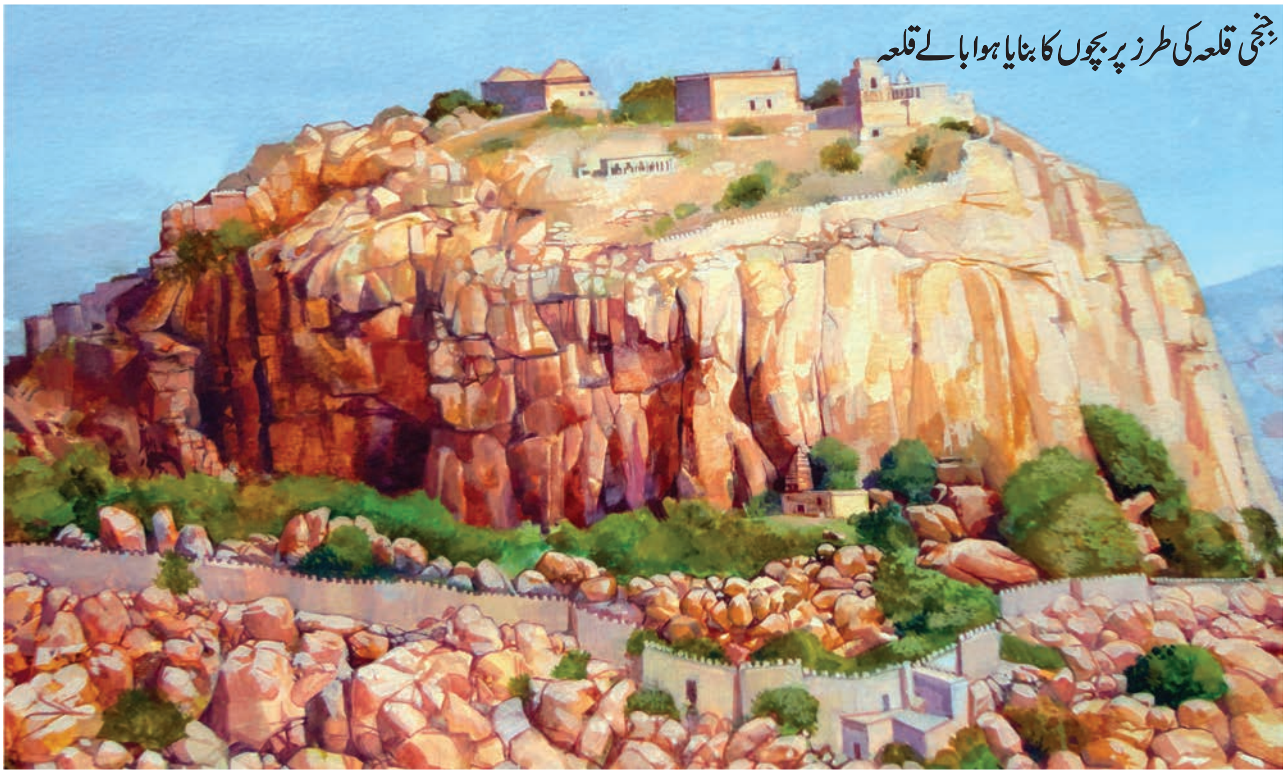

جِنجی قلعہ کی طرز پر بچوں کا بنایا ہوا بالے قلعہ

جِنجی کا قلعہ موجودہ تامل ناڈو ریاست میں واقع ہے۔ چھترپتی شیواجی مہاراج نے دکن میں دِگ وجے کی مہم کے دوران اسے فتح کیا۔ یہ قلعہ بنیادی طور پر ناقابلِ تسخیر ہی تھا۔ اس کے باوجود شیواجی مہاراج نے اس کی پہلے سے بنی ہوئی فصیلیں گِروا دیں اور نئی فصیلیں اور بُرج بنوا کر اسے مزید مستحکم و مضبوط بنایا۔ شاہ جی راجے نے بچپن ہی میں شیواجی مہاراج کو یہ سکھلا دیا تھا کہ ناقابلِ تسخیر قلعے کس طرح تعمیر کیے جائیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیواجی مہاراج نے اسی علم کا فائدہ اس موقع پر اُٹھایا۔ آگے چل کر راجا رام مہاراج نے اس قلعے پر اپنی راجدھانی قائم کی۔ ان کے اسی قلعے پر قیام کے دوران مغلوں نے اس کا محاصرہ کرلیا تھا لیکن راجا رام مہاراج نے اس محاصرے کے باوجود تقریباً سات برسوں تک قلعے میں سے مقابلہ کیا۔ شیواجی مہاراج نے اپنی دوراندیشی کی بدولت یہ قلعہ مزید مستحکم و مضبوط بنایا تھا، اسی کی وجہ سے راجا رام مہاراج اتنے عرصے تک قلعے میں محفوظ رہ سکے۔

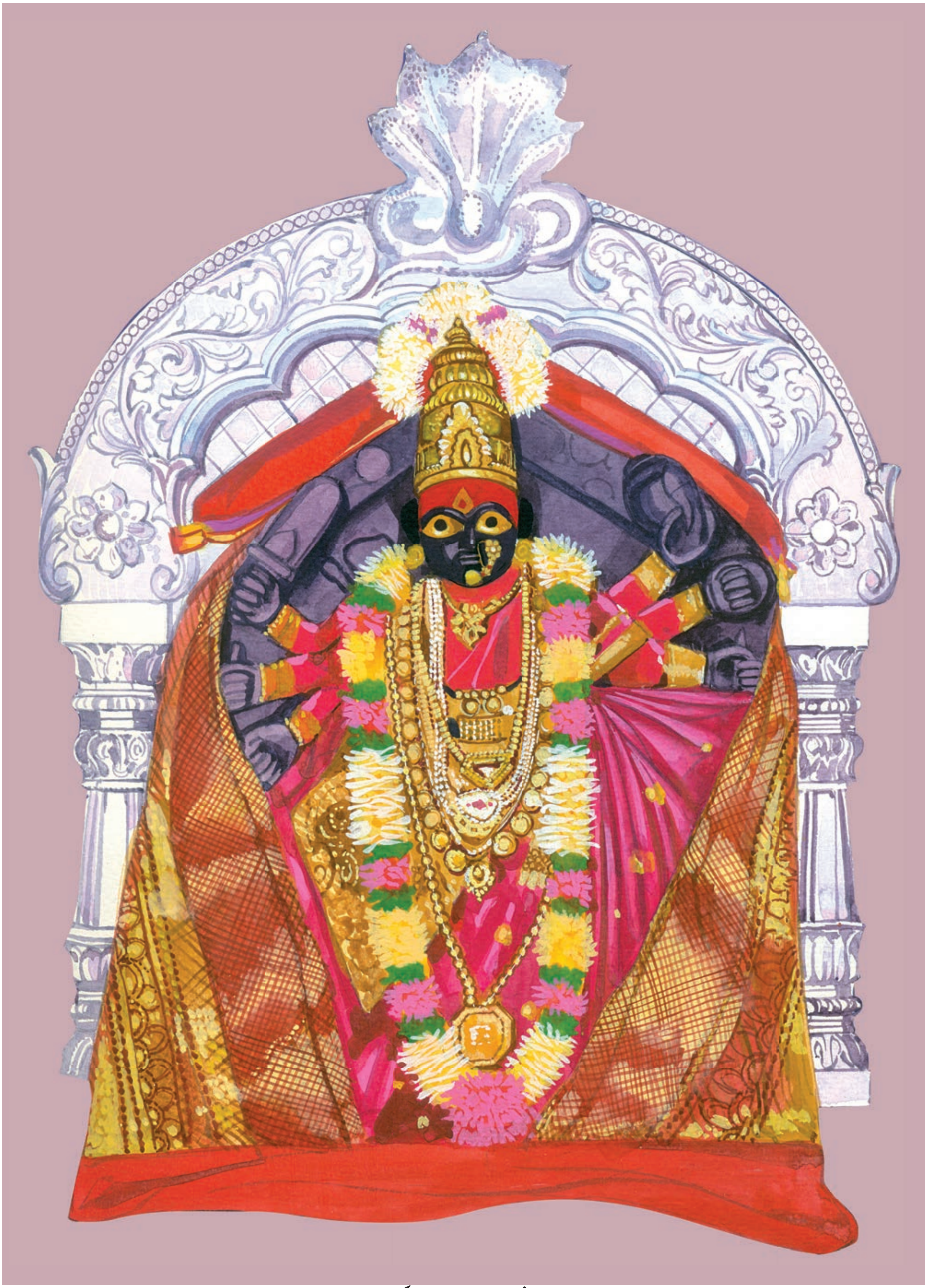

بھوانی دیوی - پرتاپ گڑھ

’دشمن کے چھاؤنی مقام کی جگہ اپنی چھاؤنی قائم کی جائے۔‘ شیواجی مہاراج نے یہ ہدایت مُرگڑ پرگنہ (ضلع کولھاپور) کے دیسائی رُدراپّا نائک کو ۱۱/دسمبر ۱۶۷۶ء کو تحریر کردہ مندرجہ بالا خط میں دی۔ یہ خط موڑی رسم الخط میں ہے۔

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

₹ 36.00

परिसर अभ्यास भाग – २ इ. ४ थी (उर्दू माध्यम)